ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

کرنل اشفاق حسین کی مزاح نگاری

ڈاکٹر سیدامیر کھوکھر
لیکچرار اُردو گورنمنٹ زمیندار گریجویٹ کالج، گجرات
ڈاکٹر محمد شفیق
(پنجاب) پاکستان رینجرز

Abstract:

Pakistan Army not only made significant strides on the military front but also raised unforgettable flags of victory in Urdu Literature.The tradition of Urdu satire and humour in the Pakistan Army is very vivid and very important in terms of literature. Ashfaq Hussain is a continuation of this tradition. He started writing with the urdu magazine 'Hilal'. He is one of the famous urdu comedians who wrote his name in the court of fame from the publication of his first work. In Ashfaq Hussain's realism, the taste of sympathy and the fragrance of commitment to national goals and ideology is unique. The way the word "Gentleman" is portrayed is unique to him alone. There is so much excitement in his unconventional tone that even in the face of death, good humour does not turn into sorrows".

کلیدی الفاظ: عسکری ادارے۔طنز ومزاح۔فوجی معمولات۔مزاحیہ اسلوب۔کہانی کا انداز۔

اشفاق حسین بنیادی طور پر مزاح نگاری کوئی مخصوص صنفِ ادب نہیں بلکہ طرزِ تحریر اور اسلوب بیان کا نام ہے۔مزاح نظم میں ہو یا نثر میں، اپنے طرزِ بیان اور اسلوبِ نگارش کی بدولت اپنی الگ شناخت قائم کرنے اور اسے برقرار رکھنے میں کامیاب رہا ہے۔مزاح اپنے مزاج میں گدگدی اور طنز چٹکی کی حیثیت رکھتا ہے اور دونوں اپنے اندر لطف وانبساط کا بے بہا سامان رکھتے ہیں۔

عصرِ حاضر میں طنزیہ ومزاحیہ تحریروں کے خالق ادیبوں میں کرنل اشفاق حسین کا نام صفِ اوّل میں شمار کیا جاتا ہے۔ان کی تاریخ پیدائش کے متعلق بریگیڈیئر عنایت الرحمٰن صدیقی کا کہنا ہے:

"اشفاق لاہور میں ۲۲ جون ۱۹۴۹ء میں پیدا ہوئے۔"(۱)

انہوں نے اپنی تخلیقات کے معیار پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔اپنے عمیق مشاہدہ، وسعتِ مطالعہ، محنت پیہم اور زود نویسی کی بدولت اردو مزاح نگاری میں وہ ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔

کرنل اشفاق کے طنز ومزاح کا آفتاب پوری آب وتاب کے ساتھ ادبی افق پر جلوہ گر نظر آتا ہے۔ان کا طنز ومزاح معاشرتی فکر واحساس کے حسین امتزاج کے ساتھ سفر نامہ اور آپ بیتی میں کارفرما نظر آتا ہے۔اُنہوں نے اپنے ذاتی تلخ وشیریں تجربات اور شب وروز کے عسکری معاملات کو فکر وفن سے مزیّن کر کے طنز ومزاح کے چمن کی اس انداز سے آبیاری کی ہے کہ قاری لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی معلومات میں بھی گراں قدر اضافے محسوس کرتا ہے۔انہوں نے اپنے فکر وفن کا اظہار اس پیرائے میں کیا کہ ان کا فن پارہ ذاتی ڈائری سے نکل کر ایک عالمگیر تجرباتی وواقعاتی حیثیت اختیار کر گیا ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان کا اسلوب اور فن ریشم میں ٹاٹ کا پیوند محسوس نہیں ہوتا بلکہ فطرتی رنگ وآہنگ کا حامل نظر آتا ہے۔کسی بھی تخلیق کار کی یہ بڑی فن کارانہ کامیابی ہوتی ہے کہ عام قاری کی اعصابی طنابیں اپنی گرفت میں لے کر اسے دنیا ومافیہا سے آزاد کرادے اور اسے کسی ایسے جہاں سے روشناس کروائے جو اس کی سوچ سے وراہو۔

عسکری اداروں میں مزاح نگاری کی روایت مربوط ومضبوط اور توانا ہے۔کرنل اشفاق حسین اسی روایت کا تسلسل ہیں اور ان کا تذکرہ کیے بغیر اردو مزاح نگاری کی روایت مکمل نہیں ہو سکتی۔انہوں نے اس تاثر کو غلط ثابت کیا کہ فوجی تو صرف توپ وتفنگ کے زور پر علاقے فتح کرنے کا عادی ہوتا ہے اور وہ دلوں کو گرویدہ کرنے کے فن سے آشنا نہیں ہوتا۔فوج میں کمیشن حاصل کرنے کے بعد ان کی پہلی تعیناتی آئی ایس پی آر میں ہوئی۔رسالہ "ہلال" نے ادیب بننے میں ان کی معاونت کی۔مدیر ہلال "اکرام قمر" کرنل اشفاق حسین کو حکماً ہفت روزہ "ہلال" کے لیے اپنی تحریریں پیش کرنے کو کہتے رہتے۔کرنل اشفاق حسین اپنی کتاب "جنٹلمین بسم اللہ" کے آغاز میں

اعتراف کرتے ہیں کہ وہ بہت سے موضوعات پر افسران سے گفتگو کرتے ہوئے تو نہیں ہچکچاتے تھے البتہ اپنی گذارشات وخیالات کو تحریری صورت میں لانے سے گھبراتے تھے۔ایڈیٹر ہفت روزہ "ہلال "نے انھیں بارہا اکسایا کہ وہ اپنے طرزِ تخاطب کو صفحہ قرطاس پر اتاریں لیکن وہ ایسا نہیں کر پا رہے تھے۔اس ضمن میں وہ رقم طراز ہیں:

"زیر نظر کتاب کی اشاعت کی تہمت بھی ایڈیٹر ہلال ہی کے سر ہے۔ہم آئی ایس پی آر میں نازل ہوئے تو اکرام قمر ایڈیٹر تھے۔وہ ہمیں لکھنے کی راہ سمجھا گئے------ایک دن اکرام قمر نے ہمیں دفتر میں بند کر دیا کہ کچھ نہ کچھ لکھ کر دو۔رسالہ پریس جانے کو ہے اور چند صفحات کی جگہ خالی ہے۔ہم نے ایک ڈیڑھ گھنٹے میں ابتدائی انٹرویو کی تفصیلات لکھ دیں اور ان کا عنوان جمایا "پہلی ملاقات "اور یہ مضمون 'ہلال' میں چھپ گیا---------جناب محمد یونس آئے تو بڑی باقاعدگی سے کچھ نہ کچھ لکھواتے رہے اور یہی کچھ نہ کچھ آج زیر نظر کتاب کی شکل میں حاضر ہے۔شکریہ ہلال۔"(۲)

فوجی ترجمان "ہلال "سے اپنے ادبی سفر کا آغاز کرنے والے اشفاق حسین کی ادبی تصانیف درج ذیل ہیں:

۱۔ جنٹلمین بسم اللہ۔
۲۔ جنٹلمین الحمد للہ۔
۳۔ برف کے قیدی۔
۴۔ فاتح سبونہ۔
۵۔ امریکہ سے ہجرت۔
۶۔ بوسنیا کے مسلمان۔
۷۔ جنٹلمین اللہ اللہ۔
۸۔ جنٹلمین سبحان اللہ۔
۹۔ جنٹلمین استغفر اللہ۔
۱۰۔ عربی کے سولہ سبق۔
۱۱۔ جنٹلمین فی ارض اللہ۔
۱۲۔ اقتدار کی مجبوریاں۔

انگریزی تصانیف:

1. At Home in Pakistan.
2. Witness to Blunder.

اشفاق حسین پہلے صحافت کے میدان میں وارد ہوئے پھر فوج میں شمولیت اختیار کی جب کہ بعد ازاں چسکے سے طنز ومزاح کی مسند پر براجمان ہو گئے۔ان کی تحریری دل چسپی کا میدان مزاح نگاری ہے۔عسکری جریدے میں ان کا تخلیقی ادب خالصتاً طنزیہ ومزاحیہ اسلوب میں ۴ کتابوں جنٹلمین بسم اللہ، جنٹلمین الحمد للہ، جنٹلمین اللہ اللہ اور جنٹلمین سبحان اللہ کی صورت میں تصنیفی سطح تک پہنچا۔آئندہ صفحات میں ان کی انہی کتابوں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

لفظ جنٹلمین کو جس انداز میں انھوں نے برت کر دکھایا ہے،وہ انہی کا خاصہ ہے۔ان کے اسلوبِ نگارش میں خاندانی پس منظر اور تعلیمی اداروں کے مزاج کا بھی بڑا حصہ ہے۔ان کے آباؤ اجداد کا تعلق اتر پردیش کے ضلع بجنور سے تھا جو قیامِ پاکستان سے ایک سال قبل کاروباری سلسلے میں لاہور آ گئے اور پھر یہیں کے ہو رہے۔تکمیل تعلیم کے بعد ۱۲اکتوبر ۱۹۷۲ء کو فوج میں کمیشن حاصل کیا۔پنجاب یونیورسٹی لاہور سے صحافت اور انگریزی ادب میں ایم اے کرنے کے ساتھ ساتھ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز،اسلام آباد سے عربی میں ایڈوانس لیول انٹرپریٹر شپ کے ڈپلومہ ہولڈر بھی ہیں۔

اشفاق حسین اکتوبر ۲۰۰۲ء میں فوج کے محکمہ تعلقات عامہ سے بطور ڈپٹی ڈائریکٹر ریٹائر ہو گئے(واضح رہے کہ ان دنوں فوج میں محکمہ تعلقات عامہ کا ڈائریکٹر جنرل بریگیڈیئر رینک کا افسر ہوا کرتا تھا)۔آج کل رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی راولپنڈی کیمپس میں اسسٹنٹ پروفیسر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

اشفاق حسین نے اپنے اسلوبِ بیان کو شگفتہ بنانے کے لیے ہر وہ حربہ اختیار کیا جو ایک شگفتہ نگار ادیب کو قدرت کی طرف سے بہ طور عطیہ نصیب ہوتا ہے۔ مزاح نگاری کے مختلف حربوں کو آزماتے ہوئے موصوف نے الفاظ و تراکیب کی ایسی گل پاشیاں اور گل فشانیاں کی ہیں کہ ان کے دلکش اسلوب پہ بالآخر ایمان لانا پڑتا ہے۔ ان کے مزاحیہ اسلوب میں کمال کی ندرت بیانی اور معنی آفرینی ہے۔

اشفاق حسین کی تحریروں میں طنز و مزاح کے حسین امتزاج کے متعلق ضمیر نفیس کا کہنا ہے کہ:

> "ان کے ہاں طنز و مزاح کا ایک ایسا امتزاج موجود ہے جو تیوری پر بل بھی پیدا نہیں کرتا ہے اور بے ساختہ ہونٹوں پر تبسم بھی بکھیرتا ہے۔اشفاق حسین اتنی روانی سے بات کرتے ہیں کہ لفظ سے لفظ تخلیق ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ شگفتگی کے رنگ چہرے پر نمودار ہوتے ہیں۔"(۳)

کرنل اشفاق حسین کے مزاح کی دوشیزہ اپنے پورے بانکپن کے ساتھ ادبی افق پر جلوہ گر نظر آتی ہے۔رسالہ "ہلال" سے ادبی سفر کا آغاز کرنے والے اشفاق حسین کی تصانیف کا تعارف پیش خدمت ہے تاکہ اردو مزاح نگاری میں معیار و مقدار ہر دو اعتبار سے ان کے کردار کی آسانی سے تفہیم ہو سکے۔

۱۔ جنٹلمین بسم اللہ

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۹ء میں منظر عام پر آیا۔کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اب تک اس کے ۳۰ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں پی ایم اے کی عسکری تربیت، فوجی افسر کے کمیشن حاصل کرنے کے بعد کے مراحل اور انسانی رویوں کو مزاحیہ اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔ جنٹلمین بسم اللہ میں آئی ایس ایس بی میں انٹرویو کی روداد سے لے کر پاسنگ آؤٹ پریڈ کے دوران ایک کیڈٹ کی آپ بیتی تک شامل ہے۔منفرد اسلوب اور موضوعاتی تنوع کی بدولت یہ کتاب ایک منجھے ہوئے ادیب کی تخلیق محسوس ہوتی ہے۔اس کتاب کے بیش تر مضامین ہفت روزہ "ہلال" میں قسط وار چھپنے کے بعد تصنیفی صورت میں منصہ شہود پہ آئے۔

۲۔ جنٹلمین الحمد للہ

جنٹلمین الحمد للہ کو بھی "ہلال" کے شماروں میں شائع ہونے کے بعد ۱۹۸۳ء میں پہلی مرتبہ ادارہ مطبوعات سلیمانی نے زیور طبع سے آراستہ کیا۔زیر نظر کتاب جنٹلمین کیڈٹ سے ایک کمیشنڈ آفیسر بننے کے بعد کی عملی زندگی کی داستان ہے۔ اندازِ بیان کی شگفتگی کے باعث اردو مزاح نگاری میں یہ کتاب انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔کتاب میں پاکستانی تہذیب و ثقافت اور ایک مخصوص عہد کی داستان بیان کی گئی ہے۔یہ نہ صرف مزاح نگاری کا عمدہ نمونہ ہے بل کہ فوجی زندگی کی منفرد دستاویز بھی ہے۔

۳۔ جنٹلمین اللہ اللہ

اس کتاب کو پہلی مرتبہ ۱۹۹۴ء میں ادارہ مطبوعات سلیمانی نے چھاپا۔اشاعت سے قبل اس کے کئی مضامین "ہلال" میں چھپ چکے تھے۔اس کتاب میں مصنف نے سعودی عرب قیام کے دوران تجربات و مشاہدات اور واقعات کو ہلکے پھلکے انداز میں بیان کیا ہے۔مزاح نگار نے بیرون ملک میں پاک فوج کی خدمات، حج و عمرہ کا بیان، سعودی عرب کی تہذیب و معاشرت کا ذکر اور تاریخی معلومات کا خزانہ ۱۱۴ ابواب میں پیش کیا ہے۔ادبی چاشنی کے ساتھ ساتھ کتاب کی ایک افادیت یہ بھی ہے کہ سفر حجاز کا ارادہ رکھنے والوں کے لیے مفید ہدایت نامہ اور راہنما کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔

۴۔ جنٹلمین سبحان اللہ

اول اول اس کتاب کے کچھ مضامین رسالہ "ہلال" میں چھپے۔ازاں بعد ۱۹۹۸ء میں پہلی مرتبہ ادارہ مطبوعات سلیمانی نے لاہور سے اسے شائع کیا۔یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے:

حصّہ اوّل میں خالصتاً پیشہ وارانہ سرگرمیوں اور فوجی معلومات کی عکاسی کرتے مضامین ہیں۔

حصّہ دوم میں ادبی مضامین اور مختلف کتابوں پر تبصرے شامل ہیں۔

اور حصہ سوم میں مختلف موضوعات پر مضامین مندرج ہیں جو عسکری، معاشرتی،

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

ثقافتی وادبی نوعیت کے موضوعات کا احاطہ کرتے ہیں۔

جنٹلمین سبحان اللہ ایک ایسی تصنیف ہے جس میں قاری کے لیے وہ تمام تر مواد دستیاب ہے جس کا تقاضا اس کے قاری کی باذوق طبیعت نے جنٹلمین اللہ کے بعد اس سے کیا تھا۔

اشفاق حسین کی "ہلال" میں قسط وار چھپنے والی ان تصانیف میں عسکری معلومات، علم وادب اور مزاح ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ ان کتب میں مصنف نے عسکری ثقافت کا ذکر، سفری احوال کا بیان، قابل دید مقامات کی سیر، بین الاقوامی جامعات کا تعارف، لائبریریوں کی علمی خدمات کا ذکر، پارکوں کی سیر، مزارات پر حاضری، تہذیبوں کا تعارف، بین الاقوامی سطح پر پیش آنے والے واقعات کا بیان، تاریخ کا ذکر، معاشرتی اطوار اور انسانی رویوں کو مزاح کی چاشنی کے ساتھ اس انداز سے پیش کیا ہے کہ ان کے احوال کو قاری کے سامنے رکھ دیا ہے۔ ان تصانیف کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مصنف شخص اور زندگی کو لفظوں کے قالب میں ڈھالنے سے بہ خوبی واقف ہے۔

تحریر میں دلچسپی تب ہی پیدا ہوتی ہے جب انداز بیان اچھوتا ہو۔ کرنل اشفاق حسین نے اپنے دلکش انداز بیان اور پرکشش طرزِ نگارش سے اردو مزاح نگاری میں اپنی فنی عظمت کے ناقابل فراموش جھنڈے گاڑے۔ ان کی تخلیقات میں مزاح غالب نظر آتا ہے تاہم ان کی تحریروں میں عسکری ماحول کی گہری چھاپ نظر آتی ہے۔ آغاز کار سے لے کر اب تک ان کی ادبی تخلیقات نے قارئین کے دلوں کو مسخر کیا۔

اولین تصنیف "جنٹلمین بسم اللہ" کی پہلی تحریر... پہلی ملاقات... ہے۔ یہ فوج میں بھرتی ہونے سے متعلق ہے۔ فوج میں بھرتی ہونے سے قبل اور ابتدائی معلومات اِس تحریر میں دستیاب ہیں، اِشتہار سے لے کر انٹرویو تک سے متعلق عمومی تجربے مزاحیہ اسلوب میں درج کر دیے گئے ہیں۔

روداد نگاری کا انداز ملاحظہ ہو:

> "ایک صاحب نے بتایا..... پہلی دفعہ کی بات ہے میں کمرے میں داخل ہوا تو ایک قلم فرش پر پڑا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ قلم اٹھا دیجیے۔ میں نے قلم اٹھا کر انہیں دے دیا۔ انہوں نے مجھے واپس کر دیا۔ آپ افسر نہیں بن سکتے۔ مزید تفصیلات پوچھیں تو انہوں نے بتایا ایسی حالت میں قلم اٹھانا نہیں چاہیے۔ چپراسی کو بلا کر اٹھوانا چاہیے افسر بھی کہیں خود گرے ہوئے قلم اُٹھاتے ہیں۔"(۴)

اسی سلسلے میں اگے چل کر لکھتے ہیں:

> "ایک صاحب نے اس کے برعکس کہانی سنائی۔ قلم انہیں بھی فرش پر پڑا ملا تھا۔ لیکن انہیں کسی نے قلم اٹھانے کے لیے نہیں کہا نہ انہوں نے خود کوئی توجہ دی۔ بس اس وجہ سے رہ گئے۔ ہم نے وضاحت چاہی تو بتایا کہ ہمارے قلم نہ اٹھانے کا مطلب یہ تھا کہ ہمارا مشاہدہ بڑا کمزور ہے۔"(۵)

ان دو اقتباسات سے دو رویے سامنے آتے ہیں:

(الف)۔ رعب، شان، دبدبہ اور حکم دینے کی صلاحیت۔

(ب)۔ مشاہدہ، باریک بینی اور فرض شناسی.

اشفاق حسین کا یہ وصف ہے کہ وہ واقعات بیان کر کے آپ بیتا واقعہ بھی تحریر کر دیتے ہیں ملاحظہ فرمایئے ان کا ذاتی تجربہ دورانِ انٹرویو:

> "ہماری باری بھی آ ہی گئی۔ نام پکارا گیا تو وہ تمام کہانیاں جو ہمیں سنائی گئی تھیں، بیک وقت یاد آ گئیں۔ انہیں ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کرتے ہوئے ہم متعلقہ کمرے میں داخل ہوئے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی نظروں سے فرش کا جائزہ لیا، کہیں کوئی گرا پڑا قلم، خوشی ہوئی کہ فرش صاف تھا لیکن یہ خوشی فوراً کافور ہوگئی۔ نظریں جلی ہوئی ایک دیاسلائی سے جا ٹکرائی تھیں۔ پہلے سوچا کہ اٹھا کر ردی کی ٹوکری میں ڈال دیں۔ ہمارے بارے نفاست پسند ہونے کا احساس تو ہوگا بورڈ کو۔۔۔۔۔۔ لیکن پھر ذہن میں ایک تنبیہ ابھری "خاکروب ذہنیت کا لیبل بھی تو چپکایا جا سکتا ہے اس حرکت پر"

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

سو قارئین کرام! دیاسلائی جہاں پڑی تھی وہیں پڑی رہی اور ہم اس بورڈ کی طرف بڑھ گے جو امیدواروں سے انٹرویو کے معرکے سر کر رہا تھا۔"(۶)

اشفاق حسین لفظوں کے بازی گر ہیں۔ان کا تعلق اگرچہ عسکری دنیا سے ہے مگر اس کے باوجود ان کی نظر معاشرتی رویّوں اور سیاسی بصیرت کی گتھیاں سلجھانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔انہوں نے دورانِ سفر اپنے ارد گرد کے مسافروں کی سیاسی گفتگو کو اپنے طنز و مزاح کا حصّہ بنایا ہے جو مزاح کے ساتھ گہری معنویت بھی رکھتا ہے۔ملاحظہ ہو:

"سامنے کی نشست پر براجمان دو سادہ لوح دیہاتی اس بات پر بڑے خوش نظر آرہے تھے کہ پنجاب کے وزیر اعلی ملک معراج خالد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے اعلان کر دیا کہ آئندہ انہیں ملک کے نام سے نہ پکارا جائے کہ بڑائی ملک،نواب، پیر زادہ ہونے میں نہیں بلکہ "ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد" میں ہے۔یہ سادہ دل بندے یہ سوچ کر خوش ہو رہے تھے کہ پنجاب کا وزیر اعلیٰ عنقریب ایک آرڈر جاری کرے گا۔پھر تمام دیہات سے ملکوں اور نوابوں کی حکمرانی ختم ہو جائے گی اور ہر سو چین کی ہنسی بجتی نظر آئے گی۔"(۷)

مذکورہ اقتباس میں "مرکب سادہ دل بندے"۔۔۔۔۔۔۔۔میں طنز کا زہر بجھا تیر چھپا ہوا ہے اور مقتدرہ قوتوں کے کہنے اور کرنے کے تضادات سامنے لا رہا ہے۔

کرنل اشفاق حسین نے عسکری زندگی کے مضحکہ اور دل لبھانے والے چیدہ چیدہ واقعات کو طنز و مزاح کے پیرائے میں بیان کر کے طنز و مزاح کے دامن کو وسعت سے ہم کنار کیا ہے۔واقعات نگاری اور لفظی شگفتگی کو اس انداز سے احاطہ تحریر میں لاتے ہیں کہ سنجیدگی راہِ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور طبیعت پر کبھی ہلکے اور کبھی گہرے تبسم کی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔کیڈٹ کی عملی مصروفیات کو مزاحیہ انداز میں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ایک خوبصورت واقعاتی شعر سے مزیّن کر کے مزاح کو ایک نئے انداز سے متعارف کروایا ہے:

"تمام کیڈیٹ نہا دھو کر ایک گراؤنڈ میں جمع ہو گئے کہ آج وردیاں انہوں نے خود نہیں پہنی تھیں،ان کو پہنائی جانی تھیں تب جیسے سکھیاں کسی دلہن کو سہاگ رات کے لیے تیار کرتی ہیں۔ہم کیڈٹوں کو ڈرل ٹیسٹ کے لیے تیار کیا گیا۔لیکن مشاطگی میں زمین آسمان کا فرق تھا

دلہن تو بچاری لبھائے جاتی ہے،دامن چھڑائے جاتی ہے
نظر ملاتی نہیں، مسکرائے جاتی ہے۔

لیکن یہاں کسی کیڈیٹ کو انڈر ویئر پہنا کر درخت سے لٹکا دیا گیا تھا اور نہایت احتیاط سے پتلون پہنائی جا رہی تھی۔کسی کیڈیٹ کو دیوار پر بٹھا کر بڑی آہستگی سے پتلون میں اتارا جا رہا تھا۔مقصد اس سارے اہتمام کا یہ ہوتا ہے کہ پتلون میں کوئی شکن نہ آئے۔جب سب لوگ وردیاں پہن چکے تو ان کو بوٹوں میں اتارا گیا اور بیروں نے تسمے باندھے کہ جھکنے سے بھی کریز میں خم پڑنے کا خدشہ تھا۔پھر سب لوگوں کو قطار کے اندر کھڑا کر دیا گیا اور سنیئر کیڈٹ،سٹاف اور بہرے قینچیاں لیے ہمارے چاروں جانب گھومنے لگے۔کہیں کوئی دھاگہ نظر آتا تو فوراً اس کا سر قلم کیا جاتا۔"(۸)

اشفاق حسین واقعاتی مزاح بھی کمال ہنر مندی سے پیش کرتے ہیں۔لطیفہ یا لفظی مزاح میں بھی کوئی واقعہ یا قصّہ بیان کیا جاتا ہے لیکن اس قسم کے مزاح میں گزرے ہوئے واقعے کو بیان کیا جاتا ہے،مثال ملاحظہ ہو:

"چاروں کیڈٹ چولھے کو ہوا سے بچائے جڑے بیٹھے تھے۔ہم سب کبھی آگ کو دیکھتے کبھی پکوان کو۔۔۔۔۔۔کہ اچانک ایک کیڈیٹ نے گھبرائی آواز میں کہا "او۔۔۔۔دیکھو وہ ایک تھیلی۔۔۔۔۔ایک تھیلی۔۔۔۔سب تھیلیاں ڈال چکے ہیں۔بھول جاؤ نہیں آگ کی فکر کرو۔پھونکیں مارتا کیڈیٹ پھنکارا لیکن۔۔۔لیکن۔۔۔میری بات تو سنو"

۔۔۔پہلا کیڈیٹ ممیایا۔

یار کہہ چکو جو کہنا ہے،ایک نے حوصلہ افزائی کی۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

اودیکھو مجھے یاد آیا کہ ایک تھیلی میں آٹا بھی تھا۔

کیاآآآ۔۔۔ہم سب میس ٹن پر جھک گئے۔

پہلے بے چارگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھااور پھر سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔آٹے کی تھیلی بھی کھچڑی میں شامل ہوگئی تھی۔کوئی اور چارہ باقی نہ تھا،آگ جلاتے رہے،کچھ دیر بعد کسی نے اعلان کیاکہ کھاناتیار ہوگیا۔اختلاف رائے کی گنجائش تھی نہ ہمت،سب نے اس کی بات مان لی اور چمچوں سے اس پر پل پڑے۔ذائقے میں دھوئیں کی کڑواہٹ اور کسیلاپن،آٹے کی کچیند،کچھ کڑواہٹ، سبھی کچھ شامل تھا۔لیکن کھانے میں کوئی چیز مانع نہ تھی۔"(۹)

اندازِ بیان کی شگفتگی کے باعث اشفاق حسین اردو مزاح میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔اشفاق حسین کی تحریروں میں آپ بیتی کا رنگ غالب ہے. جنرل شفیق الرحمن اس سلسلے میں رقم طراز ہیں:

"اس کے ہلکے پھلکے مضامین میں آپ بیتی کا رنگ نمایاں ہے۔اندازِبیاں کی شگفتگی،روانی اور سلاست نے ان میں انوکھی ادبی چاشنی پیدا کر دی ہے۔"(۱۰)

جملہ سازی بلاشبہ بڑافن ہے۔خوبصورت اور مسکراہٹوں سے لبریز جملہ تکان دور کرنے میں کار گرثابت ہوتاہے۔اشفاق حسین اس فن میں بڑے مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ان کا یہ انداز ملاحظہ فرمائیں:

"ایک تو یہ فرمائشیں انسان کو کہیں کا نہیں رہنے دیتیں۔کبھی گل بکاؤلی کے ایک پھول کی خواہش کئی شہزادوں کی جان لے بیٹھی، کبھی نکہت ونور کی کوئی شہزادی لاکھوں پھولوں کو مسل کر ان کے عرق سے غسل کیا کرتی۔۔۔۔۔ کبھی کوئی سوداگر پردیس جانے سے پہلے اپنے بیوی بچوں سے ان کی فرمائش معلوم کرتا توسب سے چھوٹی بیٹی کسی سیاہ گلاب کی فرمائش کر دیا کرتی۔تجارتی لین دین کے بعد سوداگر مہینوں سیاہ گلاب کی تلاش میں دشت نوردی کیا کرتا۔"(۱۱)

شخصی احساسات کو لفظوں کی قید میں لانا آسان کام نہیں ہوتا۔کرنل اشفاق حسین کو یہ کمال حاصل ہے کہ وہ ان احساسات کو بڑی ہنرمندی سے طنزومزاح کے انداز میں صفحہ قرطاس پر اتارتے ہیں اور دامانِ ادب میں گراں قدر اضافے کرتے ہیں۔ان کی نثر زندگی پر استوار ہے۔تہذیب،مزاح اور رومان ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔انداز تحریر ملاحظہ فرمائیں :

"ہم نے جب دیکھا شمالی علاقوں میں اداسی بالے کھولے سورہی تھی تو ہم نے اس کے پہلو میں لیٹنے کی بجائے فیصلہ کیاکہ اسے جگایا جائے۔پہاڑی علاقوں میں رہنے کا یہ پہلا تجربہ تھااور ہمارے ذہنوں میں مرشد علامہ اقبال کا یہ شعر گونج رہاتھا۔

فطرت کے مقاصد کی کرتاہے نگہبانی
یابندہ صحرائی یامرد کہستانی(۱۲)

لفظوں کاماہرانہ استعمال بلاشبہ بڑافن ہے۔برجستہ اور موقع محل کے مطابق لفظوں کااستعمال لطف خیزی کا سبب بنتاہے۔اشفاق حسین اس فن سے خوب آگاہ ہیں۔اس سے قاری کی دلچسپی بڑھتی ہی چلی جاتی ہے انہیں لفظوں پر گرفت حاصل ہے۔ان کی نگارشات خوش طبعی وجملہ طرازی ، رومان پرور نثر،معلومات،مکالمات،شخصی جذبات اور عسکری ماحول پر استوار ہے۔بطورِ میس سیکرٹری رواداری انداز میں خوش طبعی کی ایک جھلک پیش خدمت ہے:

"کمانڈر کو مرچوں سے خداواسطے کا بیر تھا۔چنانچہ مرچیں کم رکھوائی جاتیں۔بر گیڈ میجر چٹ پٹے کھانوں کے عادی تھے۔وہ کھانے کی میز پر مسلسل آنکھیں نکالتے۔ڈی کیو کو برتن صاف نہ رہنے کی مستقل شکایت تھی اور سگنل آفیسر روٹی کا کوئی نہ کوئی ٹکڑاتوڑ کر کمانڈر سے آنکھ بچاکر ہماری طرف بڑھاتاکہ لو یہ رہی تمہاری کار کردگی۔"(۱۳)

اشفاق حسین اپنے قاری کا مطالعاتی ذائقہ تبدیل کرنے کے لیے اپنی نثر میں مختلف قسم کے مکالموں سے بھی کام لیتے ہیں۔یہ مکالمے نہ صرف برجستہ ہوتے ہیں بل کہ ان میں مختلف نوعیت کی معلومات بھی موجود ہوتی ہیں۔شائستگی اور شگفتگی میں ملفوف خوبصورت ادائیگی سمیٹے ایک مکالمہ ملاحظہ فرمائیں:

"ایک سینئر آفیسر نے صدارت سنبھالی یہ آفیسر اتنے زیادہ سینئر نہیں تھے کہ سب بندوق بنے بیٹھے رہتے۔ خانساماں سے پوچھا گیا کہ کم از کم پکوڑوں میں کوئی تو ورائٹی پیدا کرے۔ تب وہ بولا سر جی پکوڑے بن سکتے ہیں مختلف قسموں کے۔ سادہ پکوڑے،

آلو پکوڑے،

بیگن والے پکوڑے، پالک پکوڑے۔ بھنگ پکوڑے۔۔۔۔۔کسی نے لقمہ دیا۔

اجلاس میں مسکراہٹیں بکھر گئیں، ہمیں ہدایت کی گئی۔

میس سیکرٹری !

نوٹ کرو پکوڑوں کی یہ مختلف قسمیں۔

نوٹ کر لی سر !

لیکن یہ بینگن اور پالک وغیرہ اور۔۔۔۔۔بھنگ کسی نے پھر لفظ سر کا دیا۔ قہقہ اڑا اور ہم نے سوال پورا کر دیا۔ کہاں سے آئیں گی سر یہ چیزیں؟

ہوں۔۔۔۔ تو ہمارے پاس کیا متبادل ہے؟

سر! سادہ پکوڑے یا پالک پکوڑے۔

اجلاس برخواست کر دیا گیا۔"(۱۴)

اشفاق حسین کی بعض تحریروں میں وعظ و نصیحت کا رنگ غالب ہے۔ طنز و مزاح کے پردے میں وہ جو بات کہنا چاہتے ہیں اس میں کوئی نہ کوئی اخلاقی سبق پنہاں ہوتا ہے۔ اشفاق حسین کا بات کرنے کا ڈھنگ اور طور تو اپنی جگہ لفظوں کا بر موقع استعمال الگ سے لطف دیتا ہے۔ وہ فطری واقعات کو اس انداز سے تحریر کرتے ہیں کہ ان کے فنِ ظرافت کا دل و جان سے اقرار کیے بغیر کوئی چارہ نہیں رہتا۔ ایسا ہی ایک دل ربا انداز ملاحظہ ہو:

"ان فارغ افسروں میں کچھ افسر مزید فارغ تھے یعنی وہ غم جاناں میں مبتلا تھے نہ غم دنیا میں۔ انہوں نے اپنے لیے کوئی روگ نہیں پالا تھا۔ ایک صاحب تو اپنے ہاتھ پر گھڑی تک نہ باندھتے تھے ان کے نزدیک وردی پہننا بجائے خود اتنا بڑا کام تھا کہ انہیں جو تنخواہ ملتی تھی وہ بمشکل اس کام کا معاوضہ بنتی تھی، اس میں گھڑی کا کیوں اضافہ کیا جائے۔ وقت کے بارے میں اندازے سے کام چلاتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ اندازے سے وقت کا پتہ چلانے میں انسان غلطی کرے بھی تو زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کی کمی پیشی ہو سکتی ہے اور بقول ان کے اس سے کائنات کے نظام میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا تھا اور نہ خود ان کی صحت پر کوئی مضر اثرات مرتب ہوتے تھے۔"(۱۵)

معمول کی تقریب کو مزاحیہ انداز میں پیش کرنے کا فن بھی اشفاق حسین بہ خوبی جانتے ہیں اور اس فن میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ مزید براں حرفی و واقعاتی مزاح ان کے مزاج کا حصہ بن چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ سنجیدہ سے سنجیدہ معاملے میں بھی مزاحیہ اظہار کا ذریعہ نکال ہی لیتے ہیں۔ بعض اوقات کوئی واقعہ بیان کرتے ہیں اور ایک ادھ جملہ بھی بطور چٹکلہ چھوڑ دیتے ہیں۔ مثلاً:

"بس سڑک سے ہٹ کر ایک طرف کھڑی ہوتی ہے اس سے دو صاحبان بر آمد ہوتے ہیں اور ملٹری کالج کی جانب بڑھتے ہیں جس کے اوپر ایک بینر آنے والوں کو خوش آمدید کہہ رہا ہوتا ہے۔ چاک و چوبند کیڈٹ آگے بڑھتے ہیں اور آنے والوں کے ہاتھ سے ٹیچی کیس پکڑ کر استقبالیہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ انہیں کرسیوں پر بیٹھایا جاتا ہے۔ کیڈیٹ اعجاز رجسٹر سنبھالے بڑے ادب سے سوال کرتا ہے سر! آپ کا اسم گرامی؟

"دوسرے کے چہرے پر شرارتیں پھوٹتی ہیں۔ وہ باآواز بلند پکارتے ہیں ڈبو گھوڑا"

فضا میں قہقے بکھر جاتے ہیں۔ کیڈیٹ دوسرے صاحب سے مخاطب ہوتا ہے۔۔۔۔

سر! آپ کا نام؟

اب پہلے کی باری ہے وہ آگے بڑھ کر میز پر مکا مارتے ہوئے کہتے ہیں "کھٹا آلو."

ایک یار پھر سب لوگ کشتِ زعفران بن جاتے ہیں۔"(۱۶)

کرنل اشفاق حسین کی حسِ مزاح اور فنی عظمت کا اعتراف عہد حاضر کے نامور مزاح نگار مشتاق احمد یوسفی ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"میں نے کرنل صاحب کے مضامین شوق اور دلچسپی سے پڑھے۔ شگفتہ نگاروں میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔ عسکری زندگی کے معمولات، روز مرہ کے واقعات اور سامنے کی باتوں کے مضحک پہلو اور امکانات ان کی نگاہ لطف سے نہیں بچ سکتے۔ اندازِ بیاں سادہ اور دلنشین ہے۔ کرنل صاحب بلاشبہ اردو ادب میں چوٹی کے مزاح نگار ہیں۔"(۱۷)

اشفاق حسین نے جس دور میں مزاحیہ ادب میں قدم رکھا اس وقت تک اردو ادب میں پطرس بخاری، جنرل شفیق الرحمن، کرنل محمد خان اور مشتاق احمد یوسفی ایسے مزاح نگار شہرت پا چکے تھے۔ اُردو مزاحیہ ادب میں مزاح نگاروں کی ایک کہکشاں جگمگاتی نظر آتی ہے لیکن اشفاق حسین کی حقیقت نگاری میں دردمندی کا ذائقہ اور قومی مقاصد و نظریے سے وابستگی کی جو خوشبو پائی جاتی ہے اس کا مقام منفرد ہے۔

اردو ادب کے نامور مزاح نگار اشفاق حسین کی نثر میں شائستگی، شگفتگی اور سلاست تو ہے ہی لیکن ان کی نثر کی اہم خصوصیات یہ بھی ہیں کہ وہ یک رنگی کا شکار نہیں ہے۔ وہ اپنی تحریروں میں کئی ایک رنگ و آہنگ اختیار کرتے ہیں جس کے سبب قاری اکتاہٹ کا شکار ہر گز نہیں ہو پاتا۔ ان نئے نئے رنگوں اور جاذب ذوق اطوار کے باعث قاری مسلسل ان کا لطف اور سرور حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ تلخی اور بڑوں کے بعض مضحک پہلوؤں کو مزاح کی شکر میں ملفوف کر چھوڑتے ہیں کہ ان کے اس فعل سے خرابی اور تلخی کی صورت پیدا ہونے کی بجائے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ منظر نگاری، فقرا سازی، تجسیم نگاری اور ماحول کی عکاسی بھی قاری کی خوشی کا سبب بنتی ہے۔

اشفاق حسین ہنسی مذاق کے رنگ میں بھی بہت کام کی معلومات فراہم کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ معلومات مقامیت تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ان میں بدیسی ولایتوں کے متعلق بھی مختلف حیثیتوں سے پڑھنے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ ان کے کھلے اور سنجیدہ مزاح میں بھی آگہی کا ذخیرہ موجود ہے اور ایک اچھے صاحب قلم کی پہچان ہے کہ وہ مطالعاتی حظ کو محدود دائرے سے آگے لے جائے اور قارئین پر آگہی کے نئے دروازہ کھول دے۔ بریگیڈیئر عنایت الرحمن صدیقی لکھتے ہیں:

"فوجی زندگی کی عام سی باتیں، روز مرہ کے واقعات جو بظاہر اہمیت نہیں رکھتے اشفاق ان کو ایک خاص انداز میں بیان کر کے ہمیں ہنسنے پر مجبور کر دیتا ہے۔"(۱۸)

غرض اس نوعیت کی بہت سی خصوصیات ان کی ان چار کتب میں ملتی ہیں، یہی نہیں ان کی نگارشات کا دائرہ بھی سامنے آتا ہے۔ ایک اسلوبی تحاریر عموماً بوریت کا باعث بن جاتی ہیں۔ ان کا رنگ رنگ کا تحریری اسلوب انہیں اوروں سے ممتاز کر دیتا ہے۔ اشفاق حسین کی تحریر سے قاری کی توجہ تقسیم نہیں ہونے پاتی بلکہ وہ یک سوئی سے ان کی ادبی تحریروں کا مطالعہ کرتا چلا جاتا ہے۔ مطالعے کے دوران منظر تبدیل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ قاری ایک منظر میں محو ہوتا ہے کہ دوسرا سامنے آ جاتا ہے اور یہ سلسلہ آخر تک برقرار رہتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اشفاق حسین نے اپنی تحریر کے قاری کی اس نفسیات کی بجا طور کے تشخیص کی کہ برصغیر کے لوگ عام طور پر کہانی سننے اور سنانے کی عادت رکھتے ہیں۔ اشفاق حسین کی تمام تحریروں میں کہانی اور داستان کا رنگ غالب ہے۔ انہوں نے حقیقی واقعات کو کہانی کے انداز میں مزاحیہ اسلوب میں بیان کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کتب کے اب تک سیکڑوں اڈیشن چھپ چکے ہیں اور وہ اردو ادب میں سب سے زیادہ پڑھے جانے والے مصنفین کی صف اول کے نثر نگار شمار ہوتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ عنایت الرحمن صدیقی، بریگیڈیئر، "اربابِ سیف و قلم"، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۱۹۹۷، ص، ۲۴۶

۲۔ اشفاق حسین، کرنل، "جنٹلمین بسم اللہ"، لاہور: ادارہ مطبوعات سلیمانی، ۱۹۷۹، ص، ۵

۳۔ ضمیر نفیس، مضمون، نئی کتاب "جنٹلمین بسم اللہ" لاہور: روزنامہ نوائے وقت، ۷ مئی ۱۹۸۹

۴۔ اشفاق حسین، کرنل، "جنٹلمین بسم اللہ" ص، ۱۳

۵۔ ایضاً

۶۔ ایضاً، ص، ۱۴ تا ۱۵

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

۷۔ ایضاً،ص،۷۳

۸۔ ایضاً،ص،۵۵تا۵۶

۹۔ ایضاً،ص،۷۷

۱۰۔ شفیق الرحمن،میجر جنرل،"جنٹلمین بسم اللہ"،فلیپ۔

۱۱۔ اشفاق حسین،کرنل،"جنٹلمین الحمدللہ"،لاہور:ادارہ مطبوعات سلیمانی،۲۰۱۵،ص،۸۸

۱۲۔ ایضاً،ص،۱۰۲

۱۳۔ ایضاً،ص،۱۳۰

۱۴۔ ایضاً،ص،۱۳۱

۱۵۔ اشفاق حسین،کرنل،"جنٹلمین اللہ اللہ"،لاہور:ادارہ مطبوعات سلیمانی،۲۰۱۵،ص،۲۷

۱۶۔ اشفاق حسین،کرنل،"جنٹلمین سبحان اللہ"،لاہور:ادارہ مطبوعات سلیمانی،۲۰۱۴،ص،۵۹

۱۷۔ محمد شفیق کی مشتاق احمد یوسفی سے بذریعہ فون گفتگو،"اشفاق حسین بحثیت مزاح نگار"،مقالہ ایم فل اردو،لاہور:منہاج یونیورسٹی، ۲۰۱۷،ص،۴۱

۱۸۔ عنایت الرحمن صدیقی،بریگیڈیئر،"اربابِ سیف و قلم"،غ،۲۴۶۔